بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰ - ۳ روپے
ممالک غیر ۵۰ - ۷ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۲ شہادت ۱۳۳۸ہش | ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ / ۲ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کافی دنوں سے ٹانگ اور پاؤں میں درد کی وجہ سے مسلسل خراب چلی آرہی ہے کل بھی حضور مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف نہیں لاسکے۔

ربوہ ۳۰ مارچ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حضور کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۱ مارچ۔ قادیان اور اس کے مضافات میں کل دن بھر ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی اور رات بھی بوندا باندی جاری رہی جس کی وجہ سے موسم میں کافی تبدیلی ہوگئی مگر آج مطلع صاف ہوگیا ہے۔

۳۱ مارچ درس قرآن مجید مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل نے سورۃ توبہ تک اپنا درس کا حصہ ختم کر لیا اور گیارہویں سترھویں حصہ تک مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تیسویں پارہ کا درس دیا بعدہٗ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نے سورۃ عنکبوت تک درس القرآن دیکر اپنا حصہ بیسویں روزے کو مکمل کر لیا۔ اور آج مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے سورت روم سے آخری دس پاروں کا درس شروع کیا۔

— ۳۱ مارچ۔ آج رات ۹ مقامی درویشان مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں معتکف ہوئے۔

مصر اور عراق

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مذہب تو بدنام تھا ہی۔ مگر سیاست نے بھی مسند اقتدار کے لئے جس طرح رسہ کشی شروع کی ہے وہ تاریخ کا عبرتناک باب ہے۔ جن لوگوں نے محض مادی و جدلی فلسفہ پر قناعت کرکے مذہب کو ایک افیون قرار دیا تھا۔ اگر وہ آج اپنے فلسفہ "شکم پروری" کا حشر دیکھیں تو انہیں یہ کہنا پڑے گا۔

گنجائش عارض ہے نہ ہے تنگ جا تو
اے خون شدہ دل تو تو کوئی کام نہ آیا

۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کا انقلاب عراق ابھی کل کی بات ہے۔ عوامی تحریک کے حامیوں نے اسے مغربی سامراج کی شکست قرار دیا تھا۔ صدر ناصر جو ان دنوں مغربیوں سے اَن بن کرکے روس کی طرف میلان رکھتے تھے انہوں نے بھی اسے عراق کا عوامی و داخلی انقلاب کہا اور برطانیہ کے مقابلہ میں جمہوریہ عربیہ کی فتح کا نعرہ لگایا۔ بریگیڈیر عبدالکریم قاسم جو اس وقت عراق کی فوجی گورنمنٹ کے سربراہ ہیں ان کی تعریف و توصیف اور تقویٰ و پرہیزگاری سے بہت سے قصیدے لکھے۔ آج وہی کرنل ناصر دمشق کے گسٹ ہاؤس میں کھڑے ہوکر ان لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں جو عراق کی موجودہ حکومت برباد ہو اور عبدالکریم قاسم مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ وہ عراق کی پالیسی کو آزاد پالیسی اور بریگیڈیر عبدالکریم قاسم کو آزاد حکمران تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔ وہ بار بار یہ اعلان نشر کر رہے ہیں کہ عراق روس کے "بین الاقوامی کمیونزم" کا شکار ہے۔ اور عبدالکریم قاسم عراق پر کمیونزم کو مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں اس انقلاب کا حشر ہوا جو ممالک عربیہ کو معاہدۂ بغداد اور جانبداری کے تسلط سے آزاد رکھنے کے لئے برپا کیا گیا تھا۔

انقلاب عراق کا نتیجہ

مجھے خوب یاد ہے انقلاب عراق کے وقت بعض مغربی مفکروں نے یہ کہا تھا کہ یہ انقلاب مغربیوں کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اور اب مصر یا جمہوریہ عربیہ روسی تسلط سے محفوظ ہو جائے گا۔ معلوم نہیں یہ کسی مفکر کی قیاس آرائی تھی یا اندرونی دانشمندی کا صحیح علم کہ واقعات و سرگزشت نے اس قیاس کی تصدیق کر دی۔ آج صدر ناصر جمہوریہ عرب میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے شدید مخالف ہیں۔ ناصر و خروشچیف کے تعلقات میں کشیدگی آچکی ہے اور صدر ناصر پھر سے مغربیوں کے ساتھ عہد دوستی باندھ رہے ہیں۔ مصر برطانیہ کا تازہ مالی معاہدہ اس پالیسی پر روشنی ڈال رہا ہے۔ آخر اس دوسرے انقلاب کے کیا اسباب ہیں؟ صرف ہوس اقتدار۔ اور یہی ہوس ہے جسے پورا کرنے کے لئے آج کل "عوامی انقلاب" "آزاد پالیسی" اور غیر جانبداری وغیرہ کے الفاظ وضع کئے گئے ہیں۔ اس دور میں ان مقدس الفاظ کی جیسی توہین ہوئی ہے دنیا کی تاریخ میں اسکی نظیر بھی مشکل سے ملے گی۔

عراقی پالیسی

۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو عراق میں جو انقلاب آیا۔ اس کے قائد اول کرنل عبدالسلام عارف تھے۔ لیکن جب حکومت کی سربراہی بریگیڈیر عبدالکریم قاسم کو حاصل ہوئی تو ان دونوں میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ آخر کرنل عارف کو سازش قتل کے مقدمہ میں ماخوذ کیا گیا۔ اور انہیں سزائے موت دی گئی لیکن ساتھ ہی یہ سفارش بھی کی گئی کہ اس فیصلہ کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ علاقہ موصل کے رہنے والوں نے کرنل عارف ربانی مشیر...

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب قادیان میں جلسہ

از مکرم بھائی الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۲ مارچ یوم مسیح موعود کی تقریب کے سلسلہ میں مقامی طور پر جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ مسجد اقصیٰ میں پورے اہتمام سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا۔

افتتاحی تقریر

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم سے آنحضرت صلعم کی دو بعثتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے بھی دو دور ہیں۔ پہلا دور آنحضرت صلعم کی جلالی بعثت سے تعلق رکھتا ہے جو آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق کے ماتحت تکمیل ہدایت کا دور ہے اور اسلام کی کامل و اکمل تعلیم تا قیامت انسان کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بن رہی ہے۔ مگر دوسرا دور جمالی ہے۔ جو پہلے دور پر کئے گئے اعتراضات و شبہات کی تردید کے لئے ہے۔ جیسے مذکورہ بالا آیت کے دوسرے حصہ لیظھرہ علی الدین کلہ میں بیان کیا گیا ہے جس میں تکمیل اشاعت مقدر تھی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحب صدر نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ انہوں نے اپنے خونوں سے اسلام کے پودے کی آبپاشی کی۔ پھر آپ نے حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم ...... فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام عیسائی مذہب کا ابطال اور امت محمدیہ میں راہ پاتی ہر قسم کی برائیوں کی اصلاح ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنت قدیمہ کے ماتحت تخم ریزی کرکے اپنے حقیقی مولا کے پاس چلے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہر قسم کی قربانیوں سے اس تخم کی آبپاشی کریں اور اسی یاد کو تازہ کرنے اور رگوں میں قربانیوں کا زندہ خون بھرنے کے لئے آج کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے

سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا مصداق کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں احادیث نبویہ بھاگوت گیتا اور سکھ مذہب کی کتب سے کلجگ کی بھیانک حالت کا نقشہ حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کیا اور قرآنی آیت ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء سے استدلال کیا کہ گناہوں کی کثرت اور زیادتی کے وقت دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مبعوث کیا جاتا ہے۔ آپ نے بائیبل کے حوالہ سے بتایا کہ آنیوالے کا زمانہ دائمی قربانی کے موقوف ہونے کے ۱۲۹۰ دن (سال) کے بعد مقدر تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ۱۲۹۰ھ کے قریب ہی مجددیت اور مہدویت کا دعویٰ فرمایا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے آنیوالے موعود کے مقام کے متعلق گذشتہ سابقہ کی پیشگوئیوں سے استدلال کیا اور بتایا کہ پیشگوئیوں...

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راقم آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۵۹ء

دین کی راہ میں جانی اور مالی قربانیاں

اس وقت رمضان المبارک کا مہینہ گذر رہا ہے۔ ارشاد نبویؐ کی تعمیل میں مومنوں کو تلاوت قرآن کریم میں شغف ہوگا ہی اور بقیہ بہت ہر شخص نے کلام مجید پڑھنے کی مداومت کی ہو گی۔ کلام اللہ کی تلاوت کرتے وقت ہر قاری کی نظر سے یہ الفاظ تو یقیناً گذرے ہوں گے :۔

واطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون ۰ وسارعوا الیٰ مغفرۃٍ من ربکم وجنۃٍ عرضہا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ۰ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکٰظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۰

(آل عمران آیت ۱۳۳ تا ۱۳۵)

(اے ایمان دارو) اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کی مغفرت اور اس کی اُس جنت کے حصول کے لئے جلدی کرو۔ جس کی وسعت زمین و آسمان ہیں اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ہاں وہی متقی جو ہر قسم کے حالات خوشحالی و تنگدستی میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ بھی ایسے ہی محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ (توبہ ع ۱۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانوں اور اُن کے مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ اُن کو جنت ملے گی۔

اب ان جملہ آیات کو ملا کر دیکھیں کہ اگر ایک طرف مومن متقی کا مقصود و مطلوب مغفرت و رضاء الٰہی کا حصول قرار دیا گیا ہے تو دوسری طرف ان ذرائع کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے جن پر عمل پیرا ہونے سے ہر مومن کو اس کا گوہر مقصود مل سکتا ہے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر اور اُس کا احسان ہے کہ اُس نے ہم لوگوں کو مامور زمانہ کی شناخت کی توفیق دی اور ایک برگزیدہ جماعت میں شامل ہو کر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی سعادت بخشی اب اس پاک جماعت کے ذریعہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ دنیا بھر میں وہ روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے جس کا وعدہ صدیوں پہلے حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ اپنے محبوب موعود امام کی قیادت میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت منظم طریق پر سرگرم عمل ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسے عالمگیر انقلاب کے لئے اس پاک جماعت کو بھی دیگر سابقہ روحانی جماعتوں کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے اور ایثار و استقلال دکھانے کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ کی طرف سے احباب جماعت کو وقتاً فوقتاً اُن دینی خدمات کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ احباب جماعت بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مرکز سے رابطہ قائم فرماتے ہیں۔ جو ایک زندہ اور فعال جماعت کا لازمہ طبعی ہے۔ اس وقت چند ضروری باتوں کی طرف ہم احباب جماعت کی خصوصی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ وہ ان ہی مذکورۃ الصدر آیات کریمہ کی روشنی میں دو قسم کی جانی اور مالی قربانیاں ہیں جن میں حصہ لینے کے بعد ایک مومن صادق اور متقی کامل کو رضاء الٰہی کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

پہلے نمبر پر ہم نے جانی قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کے لئے جن جانی قربانیوں کا اسلام کے صدر اول میں مطالبہ کیا گیا زمانہ کے بدلے ہوئے حالات کے ماتحت اب اس کی وہ صورت تو نہیں رہی مگر قرب الٰہی کے حصول کا یہ دروازہ بکلی بند بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ مگر روح وہی ہے۔ پہلے وقتوں میں تو مخالفین اسلام کی طرف سے اشاعت دین کو بزور شمشیر روکنے کی کوشش کی گئی جس کی خاطر اس کا دفاع بھی اسی رنگ میں کیا گیا مگر اب اسلام کی اشاعت میں روک وہ بیشمار غلط فہمیاں ہیں جو مخالفین کی طرف سے سالہا سال تک بذریعہ تحریر و تقریر تمام دنیا میں پھیلائی جاتی رہی ہیں۔ اور انہی کے باعث اسلام کا منور چہرہ مادی دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے مگر خدا تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے مامور وقت نے وقت کے تقاضا کے ماتحت دلائل و براہین اور روحانی تاثیرات سے اسلام کے روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور صداقت و حقیقت اسلام پر دلائل کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔ اور اپنی ساری عمر اسی جہاد کبیر میں صرف فرمادی۔ اور ساتھ ہی ارشادِ قرآنی کی روشنی میں اس نیک کام کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے مرکز میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کی اس تحریک میں ایسی برکت دی کہ اس درسگاہ کے فارغ التحصیل افراد تبلیغ و اشاعت دین کے لئے دنیا کے کناروں میں جا پہنچے۔

اس واضح حقیقت کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ تقسیم ملک کے بعد بدلے ہوئے حالات کے باعث قادیان کے مرکز کے لئے ہندوستان میں آسمانی پیغام کی اشاعت و تبلیغ کا کام متعین ہو چکا ہے۔ اب بھارت در حقیقت کی روحانی قیادت کے لئے اس ملک کے احباب جماعت کو نسبتاً زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قادیان میں خدا کے فضل سے اب بھی مدرسہ احمدیہ باقاعدہ جاری ہے۔ مگر اس کی تعلیمی کلاسوں کا تسلسل اسی صورت میں قائم و دائم رہ سکتا ہے۔ اور ملک میں پیش آمدہ تبلیغی و تربیتی ضرورتوں کو اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے کہ احباب جماعت اپنے اپنے علاقوں سے زیادہ تعداد میں ہر سال ہی مرکز میں ہونہار طلباء کو دینی تعلیم کے لئے بھیجیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا کی زیادہ توجہ حصول دنیا طلبی اور اس کے لئے جد و جہد پر مرکوز ہے۔ اور خالص روحانی ذرائع پر خدمت بجا لانے کے لئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ مگر وہ جماعت جس نے بیعت کے وقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس میں چنداں مشکل پیش نہیں آتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اخبار بدر میں بھی وقتاً فوقتاً اعلانات شائع ہوتے ہیں اور احباب جماعت کو بھی انفرادی چٹھیات لکھی گئی ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس کی اہمیت اور ضرورت کا پوری طرح احساس نہیں کیا ورنہ حسب ضرورت طلباء کا مرکز میں آجانا کوئی مشکل امر نہیں پس جملہ احباب جماعت کو عموماً اور عہدیداران کو خصوصاً اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ایسے تمام ہونہار و مخلص نوجوان جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اُنہیں جلد سے جلد مرکزی دفتر سے خط و کتابت کرنی چاہیئے تا وہ وقت پر تعلیمی کلاس میں شامل ہو سکیں۔

دوسری بات مالی قربانیوں سے تعلق رکھتی ہے۔ احباب جماعت کو اس بات کا اچھی طرح سے علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ اپریل میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور اب اپریل کا مہینہ شروع ہے۔ اس لحاظ سے مالی سال کا یہ آخری مہینہ ہے ضروری ہے کہ تمام احباب اپنے لازمی چندہ جات اور دیگر مرکزی واجبات کا جائزہ لے کر اس مہینہ میں بقایا جات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اگلے سال کے تبلیغی اور تربیتی پروگرام کو عملی جامہ پہناتے ہیں سابقہ بقایا کا بوجھ کسی طرح کی روک پیدا نہ کرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت ملک میں غیر معمولی گرانی اور قحط سالی کے باعث احباب جماعت کو مالی تنگی کا سامنا ہے۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بھی تو وہی وقت ہوتا ہے جس میں ایک مومن صادق اپنی ضروریات کو پیچھے ڈالتے ہوئے دین کے کام مقدم کیا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری جماعت کی روایات نہایت شاندار ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان روایات کو قائم رکھیں گے اور پوری مستعدی سے نئے سال کے آنے سے پہلے ہی سال رواں کے واجبات مرکز میں بھیج دیں گے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل ارشاد پر ہمیشہ نگاہ رکھیں گے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف

قادیان ۲۱ر رمضان المبارک۔ سنت نبویؐ کی اتباع میں حسب دستور سابق امسال رمضان کے آخری عشرہ میں بتفصیل ذیل قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی (الف) مسجد مبارک میں (۱) حضرت حاجی محمد دین صاحب (۲) مرزا منور احمد صاحب (۳) یونس احمد صاحب اسلم (۴) مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب معتکف ہوئے۔

(ب) مسجد اقصےٰ میں (۱) دفعدار محمد عبداللہ صاحب (۲) بشیر احمد صاحب پونچھی (۳) محمد شریف صاحب گجراتی (۴) مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری (۵) عبدالسلام صاحب مالاباری۔ متعلم مدرسہ احمدیہ معتکف ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سب کو صحت و تندرستی کے ساتھ اعتکاف کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے اور ان کے نیک مقاصد میں برکت دے ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے آمین

مسجد احمدیہ ہیگ (ہالینڈ) میں درس قرآن مجید

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسجد احمدیہ ہیگ ہالینڈ میں ماہ رمضان کے شروع سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ قرآن مجید کا درس ہو رہا ہے جس میں جماعت کے احباب بڑے شوق و ذوق سے شامل ہو کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ اس سال مکرم ڈاکٹر سلیمان صاحب لندن سے اس مسجد میں رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ (وکالت تبشیر)

خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں

کہ

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے!

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو

اشاعت و خدمت دین کے لئے مالی قربانیوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

اسوۂ نبوی کی اقتدا میں انفاق فی سبیل اللہ کی نیکی رمضان المبارک سے خاص تعلق رکھتی ہے سنہ ۱۹۰۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے اس زمانہ میں خدمت دین کے لئے مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی اہمیت ضرورت پر جن روح پرور کلمات طیبات سے احباب جماعت کو خطاب فرمایا اس پر نصف صدی سے زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود تمام مخلصین کے لئے تازہ بتازہ روحانی غذا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان مبارک کلمات کو خاص توجہ سے پڑھیں گے۔ اور ان کے مطابق اشاعت دین کی مختلف راہوں میں مالی قربانیوں کے لئے اپنے دلوں میں سرور و انبساط پائیں گے وفقنا اللہ تعالیٰ لما یحب و یرضیٰ (ایڈیٹر)

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں۔ ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔ جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے۔ اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں۔

دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور بالہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔

اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اسکی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا کہ لا الٰہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔ یعنے میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا۔ تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا۔ اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں۔ اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن سمجھتا ہے۔ اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے۔ تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے۔ اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی۔ اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔

مجھے اسبات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجا لاتے تھے۔ اب تم سوچ کر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں۔ میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہونگا۔ اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی۔ کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ سو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے۔ میں بھی نہیں رہوں گا۔ سو اس وقت کی قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے۔ اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ خود بھی جان توڑ کر کوشش کرو۔ مگر دل پر مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادنیٰ درجہ کے ہیں۔ اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو (باقی صفحہ ۱۲)

(باقی صفحہ ۱۲)

۱؎ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہامات میں حضرت مصلح موعود کو حسن و احسان میں حضور کا نظیر قرار دیا گیا ہے اس لحاظ سے حضرت مصلح موعود کا زمانہ بہت مبارک ہے اور اس وقت بھی خدمت دین پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا یقیناً اجر عظیم کا مستحق بناتا ہے۔ (مسیح امین)

خطبہ جمعہ

اسلام دینی اور دنیوی دونوں معاملات میں زیادتی کو ناجائز قرار دیتا ہے

اپنے کاموں میں ہمیشہ عدل و انصاف کو ملحوظ رکھو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰؍جنوری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

ولا یجرمنکم شنان
قوم ان صدوکم عن
المسجد الحرام ان تعتدوا
وتعاونوا علی البر و
التقوی ولا تعاونوا
علی الاثم والعدوان
واتقوا اللہ ان اللہ
شدید العقاب۔
(سورہ مائدہ ع ۱)

اس کے بعد فرمایا:-

پچھلے جمعہ ایک دوست نے بتایا کہ آپ کی تلاوت تو بالکل اسی طرح تھی جس طرح

صحت کی حالت

میں قادیان میں ہوا کرتی تھی۔ صرف اتنی بات تھی۔ کہ آپ جلدی جلدی تلاوت کرتے تھے۔ اگر اس جلدی تلاوت کرنے کی عادت کو آپ روک لیں تو پھر وہی حالت ہو جائے گی۔ جو قادیان میں تھی لیکن شاید اس دوست کو پتہ نہیں۔ کہ یہی تو مجھے بیماری ہے جس قسم کی بیماری کا حملہ مجھے ہوا تھا۔ اس کا خاصہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان ہر کام جلدی جلدی کرتا ہے۔ چلتا ہے تو اس میں بھی جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ دروازہ سے مڑنے لگتا ہے تو اسے ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اس کا علاج یہ بتایا ہے۔ کہ جیپ پر چڑھ کر ایسی سڑکوں پر سفر کیا جائے جو خراب ہوں۔ اور اس سے خوب جھٹکے لگیں۔ اس سے اس مرض کو آرام آ جائے گا۔ لیکن تجربہ کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یہ علاج غلط ہے۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو اصل میں اس بیماری کا یہی خاصہ ہے کہ اس میں ہر کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ دوسرے یہ بات بھی ہے کہ بیماری کی وجہ سے ڈر آتا ہے کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں۔ اس وجہ سے بھی جلدی کرنی پڑتی ہے۔

میری بیماری کے متعلق

ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ شاید سردی کم ہو تو اس میں افاقہ ہو جائے۔ جب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میری زبان پر چھالے پڑے تھے۔ تو ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ اندرونی حصہ جسم میں کسی جگہ زہر پیدا ہوا ہے جس کی وجہ سے زبان پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ اس وقت تو پتہ نہیں لگا۔ لیکن بعد میں میں نے عزیزم ڈاکٹر اعجاز الحق کو اپنا دانت دکھانے کے لئے لاہور سے بلایا تو ان کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ دانت میں ایک پرانی مرض ہوا کرتی تھی کہ بجائے اوپر سوراخ ہونے کے پہلو میں سوراخ ہو کر عصبہ کا سرا بالکل باہر نکل آتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس دانت میں عصبہ کا وہی سرا ننگا ہو گیا ہے مگر کہا کہ اس دانت کو نکالنے کا فیصلہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب آپ لاہور آئیں۔ اور وہاں دانت کا ایکسرے کرائیں۔ انہوں نے کہا میں کچھ علاج تو کر دیتا ہوں۔ مگر پورا علاج ابھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایکسرے میں بھی یہی نکلا کہ دانت کو نکالنا چاہیئے۔ تو اسے نکالنا ہی پڑے گا کیونکہ اس کی وجہ سے

ہر وقت بے چینی رہتی ہے

میں ہونٹوں کو ہلا بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جس جگہ پر دانت آتا ہے وہاں درد ہوتی ہے۔ دوسرے کھانے کی بھی بڑی دقت ہے۔ وہ کہتے ہیں دانت بڑی دیر میں بن سکیں گے۔ اور چونکہ یہی دانت ڈینچر کے لئے سہارے کا کام دیتا ہے اس لئے اگر یہ سہارا نہ رہا۔ تو دانتوں سے چبانا بالکل ناممکن ہو جائے گا۔ میں نے احتیاطاً ابھی سے حریرہ وغیرہ کھانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ دانتوں سے چبانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ اور ارادہ ہے کہ کچھ دنوں تک طبیعت اچھی ہوئی تو ایک دن لاہور جا کر ایکسرے کراؤں گا۔ اور اگر دانت نکلوانے کا فیصلہ ہوا تو اسے نکلوا دوں گا۔ تاکہ روز روز کی تکلیف دور ہو جائے۔ (بعد میں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے ایک اور ماہر دوست کے ساتھ جو ایکسرے کے ایکسپرٹ ہیں معائنہ کیا اور فیصلہ کیا۔ کہ یہاں مسوڑھے میں ایک ڈنبل پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ چیرا دے کر اس میں سے پیپ نکال دی گئی۔ اس کے بعد گو زخم مندمل ہو چکا ہے اور دماغ میں جو ہتھوڑے لگتے تھے۔ اس میں بھی کمی واقع ہو گئی ہے لیکن ابھی ہاتھ لگانے سے درد ہوتی ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کچھ دنوں تک آرام آ جائے گا)

میں نے ابھی جو آیات پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں

ایک بہت بڑا اخلاقی سبق

دیتا ہے۔ دنیا میں کئی قسم کی مخالفتیں ہوتی ہیں بعض مخالفتیں دنیاوی ہوتی ہیں اور بعض دینی ہوتی ہیں۔ دنیوی مخالفتوں کو تو انسان معاف بھی کر سکتا ہے۔ لیکن دینی مخالفتوں میں بعض اوقات ضد آ جاتی ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم انہیں کیسے معاف کریں۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت خلیفہ اولؓ کی خلافت کا جھگڑا شروع ہوا۔ اور میں ابھی خلیفہ نہیں ہوا تھا۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحب کو میرے پاس بھیجا کہ آپس میں صلح کر لی جائے۔ شیخ صاحب جذباتی قسم کے آدمی تھے جلدی متاثر ہو گئے۔ اور آکر کہنے لگے میں بڑی خوشخبری لایا ہوں۔

خواجہ کمال الدین صاحب

کہتے ہیں صلح کر لی جائے۔ میں نے کہا شیخ صاحب ان سے پوچھنا تھا کہ میرا ان سے جھگڑا کیا ہے۔ میری کوئی جائداد تو انہوں نے نہیں دبائی ہوئی اگر جائداد کا سوال ہو تو میں ابھی ساری جائداد چھوڑتا ہوں۔ لیکن اگر دین کا سوال ہے تو میرا اسے چھوڑنے کا کیا حق ہے یہ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے اور وہی اسے چھوڑ سکتا ہے۔ میں نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی۔ اور انہوں نے خواجہ صاحب کو بتا دیا۔ تو بعض دفعہ دنیا میں قوموں کے ساتھ دنیوی جھگڑے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دینی جھگڑے ہوتے ہیں۔ دینی جھگڑوں میں انسان بعض دفعہ ضد کر کے اڑ جاتا ہے کہ میں صلح نہیں کرتا۔ جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ وہ صلح نہ کرے اور اپنے عقیدہ پر قائم رہے تو یہ بڑی عالی درجہ کی بات ہے۔ لیکن بعض دفعہ لوگ دینی باتوں کی وجہ سے غصہ میں آکر لڑ پڑتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ کسی یہودی سے کوئی معاملہ کر رہے تھے کہ اس نے باتوں باتوں میں کہہ دیا۔ میں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسے خدا تعالیٰ نے سب نبیوں کا سردار بنایا ہے کہ یہ بات اس طرح ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو غصہ آ گیا کہ یہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دیتا ہے اور آپ نے اسے تھپڑ مار دیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگا تو آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ اس یہودی نے اگر اپنے عقیدہ کی وجہ سے یہ بات کہی تھی تو آپ کو اسے تھپڑ مارنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ تو دینی معاملات میں بھی

اسلام نے زیادتی کو ناجائز قرار دیا ہے

اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے۔ لا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام۔ کسی قوم کی اس وجہ سے دشمنی کہ اس نے تمہیں حج سے روکا ہے تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ چاہے کوئی دینی جھگڑا ہو دوسرے پر زیادتی کرنا بالکل ناجائز ہے۔ تم حق کا قانونی مطالبہ کرو لیکن تمہیں یہ اختیار نہیں ہے کہ قانون کو ہاتھ میں لے لو۔ اور حد سے بڑھ جاؤ۔ پھر باقی مسلمانوں کو کہتا ہے کہ تعاونوا علی البر والتقوی۔ کئی دفعہ دینی معاملات میں ایسا ہوتا ہے کہ ساری قوم اکٹھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

بغداد کی تباہی کا موجب بھی یہی ہوا

کہ وہاں کا وزیر جس فرقہ کا تھا اس کی شہ پر اس فرقہ کے لوگوں نے دوسرے فرقہ کو تنگ کیا۔ اس پر پہلے فرقہ کے لوگ بھی اکٹھے ہو گئے اور دوسرے فرقہ والے بھی اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ ایک فرقہ کو یہ خیال گذرا کہ دوسرے فرقہ والے ہمارے مذہب کی ہتک کرتے ہیں اور دوسروں کو یہ خیال ہوا کہ پہلے فرقہ والے ہمارے مذہب کی ہتک کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وزیر نے ہلاکو خان سے سازباز کی اور اس نے حملہ کر کے بادشاہ اور ولی عہد کو قتل کر دیا اور اٹھارہ لاکھ مسلمان ایک

دن میں مار ڈالے۔ اس وقت لوگ کسی بزرگ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تباہی سے بچائے

اس بزرگ نے جواب دیا

میں تو پہلے بھی دعا کرتا ہوں لیکن ہر دفعہ جب دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ کے فرشتے مجھے آسمان پر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ایہا الکفار اقتلوا الفجار۔ اے کافرو یہ لوگ فاجر ہو گئے ہیں انہیں خوب مارو۔ اور جب خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ان مسلمانوں کو قتل کیا جائے۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ تو ۱۸ لاکھ مسلمان اس موقع پر قتل کئے گئے۔ بلکہ اس قتل عام کی بعض ایسی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ کہ انہیں پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ہلاکو خان کو بغداد پر فتح ایک وزیر کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ گو بعد میں ہلاکو خان نے اس وزیر کو بھی قتل کروا دیا۔ اور کہا جب تم نے اپنے بادشاہ سے غداری کی ہے تو تم میرے ساتھ کیوں نہیں کرو گے۔ اور اس طرح اس وزیر کو سزا تو مل گئی۔ لیکن

اسلامی سلطنت تباہ ہو گئی

اور سات آٹھ سو سال تک اس کا نشان مٹا رہا۔ اب آکر بغداد میں دوبارہ اسلامی حکومت قائم ہوئی تھی۔ مگر دو تین سال کے اندر اندر جنرل قاسم کے ذریعہ سے تباہ ہو گئی۔

تو دیکھو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ مذہبی جوش میں آکر قوم کی قوم کھڑی ہو جاتی ہے اور کہتی ہے ہمارے مذہب کی ہتک ہو گئی۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر وہ جوش نیکی پر ہے تو تعاون کرو اور اگر وہ محض کسی ضد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس سے عدم تعاون کرو۔ گویا تقویٰ اور نیکی کی باتوں پر تعاون کیا کرو گناہ اور بدی کی باتوں پر تعاون نہ کیا کرو۔ اگر دنیا اس پر عمل کرنے لگے تو تم خود ہی اندازہ لگا لو کہ کتنا امن ہو جائے۔

پہلی جنگ عظیم

اس بات پر ہوئی تھی کہ آسٹریا کا ولی عہد جا رہا تھا کہ اس پر سرویا کے لوگوں نے بم پھینک دیا۔ اور وہ مر گیا۔ اس پر جنگ شروع ہو گئی۔ جس میں انگریز بھی شامل ہو گئے۔ جرمن بھی شامل ہو گئے حالانکہ جس علاقہ سے وہ گزر رہا تھا اس میں لوگوں نے اُسے مارا تھا حکومت اُن پر بڑا ظلم کر رہی تھی۔ تو یہ تعاون بظاہر تو علی البر والتقویٰ تھا۔ لیکن بالفعل علی الاثم والعدوان تھا کیونکہ لوگوں نے اس ولیعہد کو حکومت کے ظلم کی وجہ سے مارا تھا۔

یہی دوسری جنگ عظیم میں ہوا

کہ ساری اتحادی قومیں ہٹلر پر پل پڑیں۔ بہانہ یہ بنایا کہ ہم پولینڈ کی مدد کرنے لگے ہیں۔ وہ پولینڈ کی کُلی مدد تو نہ کر سکے لیکن پولینڈ کی مدد کرتے کرتے انہوں نے جرمنی پر حملہ کر دیا۔ اور اب اس کا یہ خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے کہ اس کے بعد روس سے ایسا جھگڑا چھڑا ہے کہ وہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اور روس دنیا کے ہر ملک میں فساد ڈلوا رہا ہے۔ امریکہ کو پہلے طاقت کا بڑا دعویٰ تھا۔ لیکن وہ بھی اب کمزور ہو گیا ہے۔ ظاہر میں تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں ہر مخالف کا مقابلہ کروں گا لیکن عملی طور پر اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ دراصل روس نے جو راکٹ پھینکے ہیں ان کا اتنا رعب پڑ گیا ہے کہ امریکہ جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت سمجھتا تھا اپنے آپ کو سیکنڈ گریٹ سمجھنے لگ گیا ہے۔ مگر

اصل طاقت خدا تعالیٰ ہی کی ہے

چاہے روس ہو یا امریکہ اس کے مقابلہ میں جو طاقت بھی آئے گی تباہ ہو جائے گی۔ ہاں کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ وہ آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔ دیکھو بچہ بھی ایک دن میں پیدا نہیں ہو جاتا۔ وہ بھی نو ماہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فیصلے آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں لیکن جب بھی وہ ظاہر ہوں گے حق ہی ظاہر ہو گا۔ اور جب تک وہ ظاہر نہیں ہوتے اس وقت تک انسان کو انتظار کرنا پڑے گا۔ اور سمجھنا ہو گا کہ اللہ کا جو فیصلہ ہو گا وہی اچھا ہو گا۔ پس ہم کو اپنے کاموں میں

ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیئے

چاہے دینی معاملہ ہی ہو ہمیں اپنے مخالف سے سختی نہیں کرنی چاہیئے اور ایسا جوش ظاہر نہیں کرنا چاہیئے کہ طیش میں آکر گمراہ ہو جائے۔ اگر کوئی شخص ہماری غلطی کی وجہ سے طیش میں آتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے تو گناہ ہمیں بھی ہو گا حضرت مسیح ناصری نے کہا ہے۔ کہ وہ شخص جس کی وجہ سے کسی انسان کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ بھی بدقسمت ہے۔ پس

تم صرف یہ نہ دیکھو

کہ تم کوئی ناجائز کام نہیں کر رہے بلکہ یہ بھی دیکھو کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ کیونکہ اگر تمہارے کسی فعل کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر لگتی ہے۔ تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گے۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر دہلی میں جلسہ

مورخہ ۲۲ر مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ واقع ۔۔۔ دریا گنج میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ شام ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر مکرم رحمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہلی کی صدارت شروع ہوا جس میں مکرم عبدالشکور صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات سنا کر اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جو نصف گھنٹہ جاری رہی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدائی زمانہ میں جو الہامات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے وہ بعد میں حرف بحرف پورے ہوئے جس سے یہ امر بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ یہ خدائی الہامات تھے۔ ان الہامات کا پورا ہونا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے افترا نہیں کیا تھا کیونکہ اگر آپ نے نعوذ باللہ افترا کیا ہوتا تو یہ الہامات ہرگز پورے نہ ہوتے۔ انہیں الہامات کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ وعدے دے رکھے تھے کہ وہ آپ کو ترقی دے گا۔ چنانچہ ایک زمانہ تھا کہ قادیان کے اردگرد بھی آپ کو جاننے والے بہت کم تھے۔ لیکن پھر خدا کے فضل سے ایک وہ زمانہ آیا جبکہ تمام دنیا میں عزت کے ساتھ آپ کی شہرت ہو گئی۔

ان کے بعد خاکسار کی تقریر سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضور کے زمانہ کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور اس فسق و فجور سے پُر زمانہ میں حضور کی سیرت و کردار کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں جبکہ مسلمان خدا کو بھول کر کمزوری کا شکار ہو چکے تھے۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کیا اور اس تعلق کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی برائیوں کو دور کرنے کیلئے بطور مصلح و مامور کے آپ کا انتخاب فرمایا۔ خاکسار نے آپ کی زندگی میں سے بعض چیدہ چیدہ واقعات بتائے۔ جن سے ثابت ہوتا تھا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے کتنا قرب اور کتنی محبت تھی۔ اپنی تقریر کے آخر میں خاکسار نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ ہم میں سے ہر ایک کو حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلقات کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انبیاء کی آمد کا اہم مقصد بنی نوع انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلق کو استوار کرنا ہوتا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد ایک پُرسوز دعا ہوئی۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی دوست بھی شریک ہوتے مکرم رحمت اللہ خان صاحب کی طرف سے افطاری کا انتظام تھا۔ چنانچہ حاضرین کی سوڈا واٹر کی ٹھنڈی بوتلوں اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم دہلی

درخواست ہائے دعا

۱۔ عدن سے میرا پوتا ڈاکٹر فضل احمد صاحب اعلیٰ تعلیم کیلئے ولایت گئے ہیں احباب انکی شاندار کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت مراجعت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حاجی محمد الدین تہالوی درویش۔

۲۔ خاکسار کی ملازمت میں بحالی اور ترقی کیلئے حضرت اقدس ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ اور جملہ درویشان قادیان سے ملتجی ہوں کہ خاص طور سے دعائیں کریں۔ نیز دنیوی ترقیات کے ساتھ دینی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں نیز بچوں کیلئے بھی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سیف الدین کلکی سیل ٹیکس انسپکٹر ٹنک

۳۔ امسال خاکسار کو ایک ڈیپارٹمنٹل امتحان میں شریک کیا جا رہا ہے بظاہر کامیابی مشکل نظر آتی ہے اسلئے جملہ احباب جماعت بالخصوص صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی کامیابی کے اسباب پیدا فرمائے۔ نیز خاکسار کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے اور صاحب اولاد بھی بنا دے۔ خاکسار محمد رحمت اللہ احمدی طیق از چنڈپور آندھرا

۴۔ تمام قارئین اخبار کو ہر بار سے مؤدبانہ ملتمس ہوں کہ ان مبارک ایام صیام میں دعا کریں کہ ہم سے ہمارا مولا راضی ہو جائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ ساری دنیا میں جلد از جلد احمدیت پھیل جائے آمین۔

ناچیز محمد ابراہیم خلیل عفی عنہ از چوہڑکانہ منڈی

۵۔ خدا کے فضل سے میرے خاندان میں احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک سے چلی آتی ہے میرے سوا اور کوئی مرد میرے خاندان میں سے احمدی نہیں۔ میری شادی کو قریباً ۱۴ سال ہو گئے لیکن تاحال کوئی اولاد نصیب نہیں۔ میرے گھر سخت اکثر امراض نسوانی میں مبتلا رہتی ہیں تمام بزرگان سلسلہ و افراد جماعت احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے اور درخواست ہے کہ

[illegible]

۲۳ مبارک مہینہ میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل و رحمت خاص سے میرے گھر میں صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ اور اولاد نرینہ صالح عمر دراز اقبالمند سے نوازے اور ہماری اس چھوٹی سی جماعت کو ترقی دے اور سعید ارواح کو اس میں

رمضان المبارک کے فضائل

احادیث رسول اللہ کی روشنی میں

(از مولوی محمد کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

رمضان کا مہینہ اہل اسلام میں ایک اعلیٰ و افضل حیثیت کا حامل ہے۔ اور اپنے فوائد و برکات کے اعتبار سے اسے دیگر تمام مہینوں پر فوقیت حاصل ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فاران سے جلوہ گر ہونے والے عظیم الشان نبی کو اپنے ہاتھ میں آتشیں شریعت دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شھر رمضان الذی انزل
فیہ القراٰن ھدی للناس و
بینٰت من الھدی والفرقان

پس رمضان کے بابرکت مہینے ہی میں ایک عالمگیر روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی گئی تھی جس سے اس کی عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

رمضان المبارک کے فضائل بے شمار ہیں جن کا احاطہ طاقت انسانی نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید نے اس کی سب سے بڑی فضیلت کا ذکر یوں کیا ہے

یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم
الصیام کما کتب علی الذین من
قبلکم لعلکم تتقون۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۴)

کہ اے مومنو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے گئے تھے اسی طرح تم پر بھی کئے گئے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گویا رمضان کے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دے کر خدا تعالیٰ نے تقویٰ کی راہیں کھول دی ہیں۔ کیونکہ روزے کی حالت میں انسان محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جائز خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔ مثلاً کھانے پینے اور بیوی سے تعلقات سے احتراز کرتا ہے۔ اسی طرح روزے کی قیود کے ماتحت لڑائی، جھگڑے، گالی گلوچ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید، باقاعدہ نماز کی ادائیگی، صدقہ و خیرات اور دیگر نیک کاموں میں دلچسپی رکھتا ہے جس کے نتیجے میں اسکے اندر نیکی کی استعداد میں پروان چڑھتی اور بدی کی دبتی جاتی ہیں۔ اور انسان اخلاقی و روحانی کمزوریوں سے اپنا پیچھا چھڑاتے ہوئے بلا خوف و خطر اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ الغرض رمضان المبارک میں روزے رکھنا انسان میں تقویٰ پیدا کرتا ہے جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ـــــ ٭ ـــــ ٭ ـــــ

اب آیئے ہمارے سید و مولیٰ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ان فضائل کی جھلکیاں دیکھئے۔ آنحضرت صلعم نے بہترین پیرایہ میں رمضان کی فضیلت کو یوں بیان فرمایا ہے

● ـــ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ... صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن اٰدم یضٰعف حسنۃ بعشر امثالھا الیٰ سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الّا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ۔ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جُنّۃ۔ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم متفق علیہ

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابن آدم کے ہر نیک کام کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سوائے روزے کے کیونکہ روزہ صرف میری خاطر رکھا جاتا ہے اس لئے میری ذات ہی اس کا بدلہ ہوگی۔ روزہ دار میرے ہی لئے اپنا کھانا پینا اور شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس کو افطاری کے وقت نصیب ہوتی ہے۔ اور دوسری خدا تعالیٰ کی ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ اور روزہ برائیوں وغیرہ سے بچنے کی ڈھال ہے پس جب کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ شہوانی باتوں سے بچے اور بے ہودہ گوئی و شور و شر نہ کرے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو اس کو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

ـــــ ٭ ـــــ ٭ ـــــ

● ـــ رمضان المبارک کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی برکات کے دروازے غیر معمولی طور پر کھل جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے جیسے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتاکم رمضان شھرٌ
مبارکٌ فرض اللہ علیکم
صیامہ تفتح فیہ ابواب
السماء وتغلق فیہ ابواب
الجحیم وتغل فیہ
مردۃ الشیاطین۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آپہنچا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین طوقوں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ یعنی رمضان کے مہینے میں روزے فرض کر دینے سے ایک پاک ماحول پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے خدا کی رحمت برس رہی ہوتی ہے۔ اور انسان میں جو حرکات بدی روزہ کی قیود سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جس سے کوشش کرنے والا اس پاک ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کر کے برکات الٰہی و فیوض رحمانی کو جذب کرنے کی قوت پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس کا شیطان اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔

ـــــ ٭ ـــــ ٭ ـــــ

● ـــ رمضان المبارک کی ایک اور شاندار فضیلت یہ ہے۔ اس ماہ میں روزہ رکھنے والوں کے لئے باب الریان سے داخل ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ جو جنت کا ایک دروازہ ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم اس مفہوم کو یوں ادا کر سکتے ہیں کہ رمضان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے والا اپنے لئے نجات کی راہ کو ہموار کرتا ہے چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نہ صرف وہ نجات ہی پالیتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی ایک اعزازی حیثیت ہوگی۔ جیسے وہ ہی ہے

عن سھل رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان فی الجنۃ بابًا یقال
لہ الریان یدخل منہ
الصائمون یوم القیٰمۃ
لا یدخل منہ احد غیر
ھم فاذا دخلوا اُغلق
فلم یدخل منہ احد

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ پس جب وہ داخل ہو چکیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد اس سے کوئی اندر نہیں جا سکے گا۔

اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس شان و شوکت اور اعزاز و اکرام کا مقام روزہ داروں کو حاصل ہوگا۔

ـــــ ٭ ـــــ ٭ ـــــ

● ـــ رمضان المبارک کی ایک اور عظیم الشان فضیلت یہ بھی ہے کہ مہینے کے آخری عشرے میں ایک نہایت ہی بابرکت اور مبارک رات آتی ہے جو لیلۃ القدر کے نام سے مشہور ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اور اس میں خاص طور پر فرشتوں اور روح القدس کا نزول ہوتا ہے۔ سو کیا ہی خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس سے کما حقہ استفادہ کرے۔ حدیث شریف میں آتا ہے:۔

عن عائشۃ رضی اللہ
عنھا قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل
العشر شد مئزرہ واحیا
لیلہٗ وایقظ اھلہٗ

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر)

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضرت صلعم اپنی کمر کو مضبوطی سے باندھتے اور راتوں کو جاگتے رہتے اور ساتھ ہی اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے تھے۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آخری عشرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کتنی اہمیت رکھتا تھا۔ اس عشرے میں نہ صرف آپ عبادت و ریاضت پر ہی زور دیتے تھے بلکہ گوشہ نشینی بھی اختیار کر لیتے تھے۔ اور مسجد میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے تاکہ اگر رمضان المبارک کے مہینے اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو اس کو ان آخری دنوں میں پورا کریں اور نیکی کا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی رہ نہ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس ریاضت پر رحم آجائے اور اپنا فضل نازل کرے۔ پس آنحضرت صلعم کا اس قدر اہتمام کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا رمضان ایک بیش قیمت اور زریں مہینہ ہے۔

ـــــ ٭ ـــــ ٭ ـــــ

● ـــ رمضان شریف کی ایک فضیلت یہ ہے کہ مومن کو اس مہینے میں رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی روزانہ توفیق ملتی ہے جس سے وہ نماز تہجد ادا کر کے اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری سے دعائیں اور استغفار کر سکتا ہے۔ اور رات کا یہ آخری حصہ خاص کر دعاؤں کی قبولیت کا موقع ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:۔

ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ
کل لیلۃ الی السماء (باقی ملاحظہ

سیاروں پر آبادی کا مسئلہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

سائنس کی نت نئی ایجادات نے بہت سے غور طلب مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ انہیں میں سے جماعت احمدیہ کے لئے بھی ایک قابل غور مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ کیا دوسرے سیاروں مثلاً زہرہ یا مریخ پر انسان رہ سکتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن آیات کریمہ سے وفات مسیح پر استدلال کیا ہے ان میں یہ آیات بھی ہیں۔

۱۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔

۲۔ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔

تم زمین پر ہی زندہ رہو گے اسی پر مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔

تمہارے لئے زمین میں ہی مستقر ومتاع ہے۔ وقت مقررہ تک

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف زمین ہی انسان کی رہائش کے قابل ہے جو لوگ زمین سے مراد صرف یہ سیارہ لیتے ہیں جس پر ہم لوگ آباد ہیں۔ سائنس دانوں کی تازہ تگ و دو کی روشنی میں اس استدلال کو مجروح کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سائنس کی تحقیق کے مطابق دوسرے سیاروں پر بھی انسانی وجود کا امکان ہے پھر یہ آیت قطعی الدلالت نہیں رہی۔ اس خیال کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحقیق سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ آپ نے بھی

واذا الارض مدت

اور جب زمین پھیلا دی جائیگی

کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب زمین کا چاند اور مریخ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ سائنس دان آج اسی کوشش میں ہیں سورۃ رحمان میں بھی اللہ تعالےٰ نے جن وانس کی اس کوشش کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کی کامیابی تائید سلطانی کے ساتھ وابستہ ہے۔ یعنی اس آیت میں بھی دوسرے سیاروں سے تعلقات قائم ہونے کا امکان بیان کیا گیا ہے۔ سائنس اس وقت ان آیات کی جس طرح تفسیر کر رہی ہے اسے دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب دوسرے سیاروں پر بھی انسانی زندگی کا امکان موجود تو پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو محال اور قانون قدرت کے خلاف کیسے کہا جا سکتا ہے؟

وفات مسیح

اس سوال پر روشنی تو میں آگے ڈالتا ہوں۔ لیکن اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح پر استدلال تو انہیں آیات سے کیا ہے۔ جن میں واضح طور پر ان کی وفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے سورۃ آل عمران اور سورۃ مائدہ کی آیات۔ باقی رہیں اس نوع کی آیات تو آپ نے ان سے ان آیات کے مفہوم کو تقویت پہنچائی ہے یا استشہاد کیا ہے۔ پھر بھی ہم یہ جائز نہیں سمجھتے کہ آپ نے جس کو گواہ کے طور پر پیش کیا۔ اس کی گواہی مدعا پر شاہد و ناطق نہ ہو۔ اس لئے سیاروں کی تخلیق اور "ہیئت طبعی" کے متعلق سائنس کی تصریحات پر غور کرنا ضروری ہے۔

آسمان اور اجرام سماوی

دوسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ جو لوگ حیات مسیح کے قائل ہیں وہ یہ مانتے آرہے ہیں۔ کہ آسمان ایک چھت کی طرح ہے۔ اور اجرام سماوی یعنی سورج اور تارے وغیرہ اس میں نگینوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے جب وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ آسمان کے اوپر بلکہ چوتھے آسمان پر چلے گئے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سائنس کی اصطلاح میں نظام شمسی بلکہ اس قسم کے چار نظاموں سے نکل کر کسی ایسے عالم میں پہنچ گئے جہاں کی فضاء زمین کی فضاء سے بالکل مختلف ہے وہاں انسان کو بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔ نہ وہاں کی آب و ہوا جسم انسانی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان پر بڑھاپا آتا ہے نہ موت۔ اس لئے وہ موت کا مزہ چکھنے کے لئے پھر زمین پر آئیں گے

سیاروں پر انسان

قرآن پاک نے حیات عیسےٰ کے متعلق اسی نظریہ کو غلط کہا ہے۔ جہاں تک دوسرے سیاروں پر رہائش کا سوال ہے قرآن کریم کہیں اس کی نفی نہیں کرتا۔ بلکہ زمین کو ہی نوع انسان کا مستقر قرار دے کر اس بات کا انکشاف کرتا ہے کہ زمین کی طرح اور جو سیارے ہیں جن کے طبعی و صفاتی حالات زمین سے ملتے جلتے ہیں۔ وہاں انسان کی آبادی ممکن ہے۔ نظام شمسی کے جس کرہ کو ہم زمین کہتے ہیں یہ تو ایک امتیازی نام ہے۔ بول چال میں اس سیارے کو دوسرے سیاروں سے الگ کرنے کے لئے اسے زمین کہا گیا ہے۔ اسی طرح ہر کرے کے الگ الگ نام ہیں۔ ان جدا جدا ناموں سے کبھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان نے ان تمام سیاروں کے طبعی و صنفی خواص کا پورا پورا پتہ لگا لیا۔ اور ہر کرے کو دوسرے سے طبیعت و وصف میں بالکل جدا پاکر ان کے الگ الگ نام رکھے۔ بلکہ یہ نام محض شناخت و تعیین کے لئے رکھے گئے ہیں۔ جس طرح ہم زمین پر ہر آدمی کے الگ الگ نام رکھتے ہیں۔ اس لئے زمین یا "ارض" کے لفظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہماری زمین اپنی تخلیق۔ طبیعت اور وصف میں دوسرے سیاروں سے قطعاً مختلف ہے اور جن حالات کو مدنظر رکھ کر نظام شمسی کے اس سیارے کو زمین کہا گیا ہے۔ اگر دوسرے سیاروں میں بھی یہی خواص موجود ہوں تو انہیں "زمین" یا "ارض" نہیں کہا جا سکتا۔

اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ہمیں سیاروں کی تخلیق پر غور کرنا چاہیئے آخر یہ سیارے کیسے عالم وجود میں آئے؟ سیاروں کی پیدائش کے متعلق جو سب سے معتبر اور قرین عقل نظریہ ہے وہ آئن سٹائن کے شاگرد رشید ڈاکٹر رضی الدین نے نظریہ اضافیت میں یوں بیان کیا ہے

سیارے کیسے پیدا ہوئے؟

"تخلیق سے پہلے مادے ابتدائی ذروں یعنی "الکٹرون اور پروٹون" کی شکل میں فضاء میں یکساں طور پر منقسم تھے۔ ان میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی تھی اس ابتدائی حالت میں کشش اور مدافعت کی دونوں قوتیں برابر تھیں اس لئے ایک یکسانیت کی حالت تھی۔ اس یکسانیت میں ایک موقعہ پر خفیف سا خلل واقع ہوا۔ سائنس کو اس خلل کی وجہ معلوم نہیں خلل کے بعد دو قسم کے اثر پیدا ہو سکتے ہیں مقامی طور پر انجماد شروع ہوگا یعنی مادہ ڈلوں کی شکل میں جمع ہونے لگے گا یا مادہ شعاعوں کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا۔ دوسری صورت میں کائنات سکڑنے لگے گی۔ لیکن کائنات پھیل رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادوں میں انجماد شروع ہوا۔ اور یہ منجمد مادے "سحابوں" میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح کائنات میں سب سے پہلے سحاب پیدا ہوئے۔ یعنی (NEBULAE)

مادہ کی یکسانیت ختم ہونے کے بعد "قوت کشش" کم اور "قوت مدافعت" بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے "سحابے" ایک دوسرے سے الگ ہونے لگتے ہیں یعنی کائنات پھیلنے لگتی ہے۔ اور جوں جوں فاصلہ دور ہوتا جاتا ہے پھیلاؤ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ قوت کشش کم اور قوت مدافعت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

سورج اور دوسرے ستاروں کی پیدائش

یہ پھیلاؤ صرف "سحابے" تک محدود ہے۔ لیکن خود سحاب کے اندرونی مادی ذروں کے درمیان فاصلہ سحاب کے درمیان فاصلے سے بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے ان ذروں کی قوت کشش قوت مدافعت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح سحاب کے اندر بھی مقامی انجماد ہونے لگتا ہے جس سے مختلف ستارے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے ہمارا سورج ہے۔ گویا کائنات کے ارتقاء میں دوسرے نمبر پر ستاروں کی پیدائش ہے۔

سیارے اور چاند کی پیدائش

پھر یہی عمل ستاروں میں بھی ہوتا ہے اور ان میں مقامی انجماد ہو کر مادہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس کو "سیارہ" کہتے ہیں۔ اسی طرح بعد میں سیاروں سے چاند نکلتے ہیں

انسان کی پیدائش

پھر سیاروں پر جہاں جہاں ارتقائی حالات موافق ہوں یعنی ہوا۔ پانی۔ حرارت وغیرہ مناسب شکلوں میں پائی جاتی ہے تو وہاں یکے بعد دیگرے اور بتدریج جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور آخر انسان نمودار ہوتے ہیں۔ سارا ارتقائی منزل طے کرنے میں کروڑوں سال لگتے ہیں"

قرآن کریم اور اصول ارتقاء

اور تخلیق کی کیفیت و ترتیب کے متعلق سائنس کا جو نظریہ بیان کیا گیا ہے وہ قرآنی بیان کے مطابق ہے جس طرح قرآن پاک کا بیان ہے کہ زمین و آسمان کی پیدائش چھ دوروں میں ہوئی ہے۔ اسی طرح اس نظریہ میں بھی انسان تک سلسلہ تخلیق چھ ارتقائی دوروں میں پہنچا ہے۔ یعنی

۱۔ ابتدائی ذرات کا دور

۲۔ حرکت اور انجماد کا دور

۳۔ سحاب (NEBULAE) کی پیدائش کا دور

۴۔ ستاروں کی پیدائش کا دور

۵۔ سیارے اور چاند کی پیدائش کا دور۔

۶۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور انسان کی پیدائش کا دور

اور سارا ارتقائی منزل طے کرنے میں کروڑوں سال لگے ہیں۔

قرآن پاک اور سائنس دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ سلسلہ تخلیقات بند نہیں ہوا۔ بلکہ جاری ہے۔ اور کائنات میں روز وسعت پیدا ہوتی جارہی ہے۔ وہ اسی قانون ارتقاء کے مطابق سیاروں کا وجود ظہور میں آتا رہتا ہے وہ کائنات جو ہم سے اربوں "سالی" دور ہے۔ سائنس اب کچھ کچھ ان کا بھی سراغ لگا رہی ہے۔ یہ تحقیقات کا یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اسلئے کہ فرمایا ہے (باقی صفحہ ۱۲)

مصر اور عراق

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

کی رہائی کیلئے ایک دستخطی مہم چلائی۔ کیونکہ انہیں یہ سزا "سازش قتل" کے جرم میں دی گئی تھی۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ صرف انقلابی لیڈروں کی پالیسی میں اختلاف کا نتیجہ تھا۔ مغرب میں ہزار برائیاں سہی مگر ایک خوبی ضرور ہے کہ وہاں حزب مخالف کو آزادی کے ساتھ جینے کا حق ہے۔ مگر کمیونسٹوں کی پالیسی اسکی اجازت نہیں دیتی۔ کمیونسٹ پارٹی اپنی کامیابی کے لئے "فریق مخالف" کی بیخ کنی و استیصال ضروری سمجھتی ہے۔ بریگیڈیر عبد الکریم قاسم جنکی کمیونسٹ نوازی کی مسلسل خبریں آ رہی ہیں۔ ان کی بقاء بھی اسی پالیسی میں تھی۔ اسلئے انہوں نے بھی مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتارنا شروع کیا ظاہر ہے کہ اس سے ملک میں امن قائم ہونے کی بجائے خوف و ہراس پیدا ہونا تھا۔ نتیجہ ہوا جس کا مظاہرہ علاقہ موصل کے رہنے والوں نے فوجی بغاوت کی صورت میں کیا۔

بغاوت عراق عبد الوہاب شواف جنہوں نے ۸ مارچ کو بریگیڈیر قاسم کی حکومت کے خلاف ایک فوجی انقلاب کی کوشش کی۔ پہلے عراقی فوج میں کرنل کے عہدہ پر تھے مگر بریگیڈیر قاسم سے اختلاف رائے کے باعث ریٹائر یا معزول کر دیئے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے بغاوت کی تیاری کی۔ اور اس مہم کے لئے موصل کا علاقہ منتخب کیا۔ جو عراقی تیل کا مرکز ہے۔ اور جہاں "قبیلہ" کردوں کی بھی کافی آبادی ہے یہ بغاوت کتنی خوفناک تھی۔ اس کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسے فرو کرنے کے لئے عراقی فوج نے راکٹ اور بموں کا استعمال کیا بغیر ملکی اسلحہ اپنوں ہی کے خلاف چلایا گیا۔ اور پھر اس کے استعمال میں بھی ایسی سفاکی و بربریت اختیار کی گئی کہ فوجی ہیڈ کوارٹروں کے علاوہ پر امن دیہاتیوں پر بھی آگ لگانے والے بم برسائے گئے۔ یہ اس انقلاب کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔ کہ "عوامی تحریک" اور "عوامی انقلاب" کے نام پر خونریزی و بہیمیت جائز سمجھی جاتی ہے۔

روسی پالیسی روس جس نے سویز پر برطانوی فوجوں کے حملہ کے وقت صدر ناصر سے اظہار ہمدردی کیا تھا۔ اس ہمدردی نے روس کیلئے ممالک عربیہ کا دروازہ کھول دیا تھا۔ مگر یورپ کے مشرقی ممالک کو روس نے جس طرح اپنے آہنی پنجہ میں گرفتار کر لیا ہے۔ پھر ہنگری کی عوامی تحریک جس طرح فوجی طاقت سے دبا دی گئی اور بعض پالیسی میں اختلاف رائے کے باعث مسٹر خروشچیف نے اپنے مخالفوں کو جیسی ذلت آمیز سزائیں دیں ان نے صدر ناصر اور دوسرے عرب اکابر کو متنبہ و ہوشیار کر دیا۔ مصر و شام کے روس سے جو تعلقات پیدا ہو چکے تھے اچانک ان میں جمود و تعطل پیدا ہو گیا۔ یہ دونوں یک بیک دوستی کے شاہراہ پر چلتے چلتے رک گئے کسی حقیقت کا انکشاف ہو گیا۔

عراق اور اشتراکیت مگر معلوم ہوتا ہے کہ مصر و شام سے زیادہ عراق پر کمیونسٹوں کا اثر و رسوخ تھا۔ اور شاید بریگیڈیر عبد الکریم قاسم بھی مارکسزم پر یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ان واقعات سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی۔ اور وہ کمیونسٹ نواز پالیسی میں ترقی ہی کرتے گئے۔ آج تو یہ حال ہے کہ عراق میں صدر ناصر اور بریگیڈیر قاسم کے حامی کھل کے مقابلہ پر آ گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف "مردہ باد" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ مگر بریگیڈیر عبد الکریم قاسم کی موجودہ "مجلس وزراء" بھی اس خیال کی تائید نہیں کرتی۔ قاسمی وزارت میں صرف ایک کمیونسٹ وزیر ہیں۔ یعنی ابراہیم قبہ۔ انہیں بھی اقتصادیات کا جونیئر وزیر بنایا گیا ہے۔ کرنل جہدی اور ملا مصطفےٰ البرزانی جو عراق میں اشتراکیت کے ستون اور بانی سمجھے جاتے ہیں قاسمی کیبنٹ سے الگ ہیں لیکن اس کے باوجود یہ درست ہے کہ موجودہ عراقی حکومت اشتراکیت نواز ہے۔ اور اس جگہ اصول کا سوال آتا ہے نہ صداقت کا۔ بلکہ صرف کرسی اقتدار سامنے آتی ہے۔ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بریگیڈیر عبد الکریم قاسم کی وزارت کمیونسٹوں کے رحم و کرم پر ہے۔ اس لئے وہ اپنے اقتدار کیلئے کمیونسٹ نوازی پر مجبور ہیں۔ صدر ناصر جو ممالک عربیہ کی بیداری کا نشان سمجھے جاتے ہیں اور واقعی جنہوں نے اپنے عزم آہنی سے ایک حد تک ممالک عربیہ کو متحد بھی کیا۔ آج عرب میں ان کا ایک ایسا رقیب پیدا ہو گیا ہے جو انہیں کی طرح معاہدہ بغداد اور جانبداری کا مخالف ہے۔ اس وقت یہی رقابت اتحاد عرب کی دیواریں شگاف ڈال رہی ہے۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ ۱)

اور بتایا کہ احادیث میں آنیوالے کا مقام دمشق سے شرقی جانب بتایا گیا تھا اور ایک حدیث میں لُدّ کا لفظ بھی موجود ہے۔ اور وید وں میں آنیوالے رشی کا مقام قدون بتایا گیا ہے۔ اسی قسم کی جملہ علامات قادیان پر صادق آتی ہیں۔ حدیث بخاری لو کان الایمان معلقاً بالثریا الخ حدیث میں آنیوالے کو فارسی النسل بیان کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ علامت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پوری طرح صادق آتی ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی صداقت کیلئے حسب ذیل پیشگوئی رمضان میں مقررہ تاریخوں پر سورج اور چاند کا گرہن جانا کسوف خسوف دابۃ الارض (طاعون) کا خروج وغیرہ مختلف نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے آپ اپنے دعویٰ میں سچے ثابت ہوتے ہیں۔ مبارک وہ جو ماموروقت کو قبول کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات و معجزات

بعد ازاں مکرم و محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات اور معجزات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم حکیم صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے فرمایا

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات ہزاروں ہیں جو جملہ کتب میں موجود ہیں۔ ہزاروں اولیاء نے آپ کے متعلق نشانات بیان فرمائے۔ آپ کے زمانہ میں ہزاروں نشان دوستوں۔ دشمنوں، آپ کے خاندان، آپ کے عزیزوں اور آپکے وجود میں پورے ہوئے اس کے بعد آپ نے چند عالمگیر نشانات بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ ؎

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال

یہ وہ وقت تھا جبکہ برطانیہ کی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ مگر ٹھیک آٹھ سال بعد ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کے بعد اس سلطنت کا زوال شروع ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ پھر ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی۔ پیشگوئی اس طرح سے پوری ہوئی کہ اس وقت بنگال زبردست شورش کا مرکز بنا ہوا تھا۔ لارڈ کرزن جو اس وقت ہندوستان کے وائسرائے تھے نے اس شورش کو دبانے کے لئے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور بنگالیوں کی طاقت کو بزور دبا دیا گیا مگر ۱۹۱۱ء میں جارج پنجم کی رسم تاجپوشی کے وقت اچانک یہ اعلان دہلی سے کیا گیا کہ تقسیم بنگال منسوخ کی جاتی ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نشان نامساعد حالات میں پورا ہوا۔ پھر محترم مقرر نے حسین کامی ترکی کی قادیان میں آمد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سلطنت روم کے متعلق پیشگوئی کی وضاحت سے بیان کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بطور زندہ نشان کے پیش کیا۔ جو زندہ خدا نے ظاہر کیا۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظوم دعا "اے قدیر و خالق ارض و سما" کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آیت فتمنوا الموت ان کنتم صادقین کے ماتحت ایک جھوٹا شخص کبھی بھی ایسی دعا نہیں مانگ سکتا۔

بعد ازاں مکرم عبد الرحیم صاحب خانی ہیڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اپنا تازہ کلام پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم اور زمانہ پر اس کا اثر

اسکے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور اس کا موجودہ زمانہ پر اثر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بیان کیا کہ انبیاء دنیا میں اسوقت آتے ہیں جبکہ دنیا زبان حال سے انہیں پکار رہی ہوتی ہے۔ اور باوجود اسکے کہ اپنی برائیوں کی وجہ سے وہ عذاب کی مستحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ اپنی رحمت کی بارش بھیجتا ہے آنحضرت صلعم دنیا کی نجات کیلئے مبعوث ہوئے۔ بمثیل موسیٰ ہونیکی وجہ سے آپکو ایک مثیل مسیح دیا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیائے سابقین کی پیشگوئیوں کے ماتحت تشریف لائے۔ آپ کی تعلیم بیان کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے بھی تمام انبیاء کی طرح شرک کے خلاف تعلیم دی آپ کے زمانہ سے قبل تمام قومیں مسلمان، عیسائی اور ہندو وغیرہ خفی و جلی ہر قسم کے شرک میں مبتلا تھے مسلمان قبر پرستی و زندہ پرستی میں مبتلا تھے۔ عیسائی تثلیث کے قائل تھے اور ہندو بت پرستی کرتے تھے آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کی تردید کر کے کفارہ کے مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ تثلیث کی پر زور تردید کی۔ اور اس طرح سے عیسائیت کے دونوں ستون متزلزل کر دیئے چنانچہ اب عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے کی طرح صاف طور پر مسلمانوں میں بطور خدا پیش نہیں کرتے اور ہر جگہ اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اسی طرح سے ہر مذہب کے پیرو انبیاء پر کئی قسم کے الزام لگاتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام انبیاء کی عزت کو قائم کیا۔ آپ نے صرف عقلی اور منقولی دلائل ہی نہیں دیئے بلکہ اپنی زندگی میں عملی نمونہ پیش کر کے زندہ خدا کا ثبوت پیش کیا اور اپنا الہام "اِنِّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ" ... پیش کر کے تمام دنیا کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی دعوت دی۔

اختتامی تقریر

آخر میں صاحب صدر نے احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور بتایا کہ اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم حضور کی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہوں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مستورات نے بھی

با پردہ کی رعایت سے ان تمام تقاریر کو سنا اور اس طرح یہ مبارک جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مختلف مقامات میں جماعتہائے احمدیہ کے تبلیغی و تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ چودوار (اڑلیسہ) میں تبلیغی جلسہ

چودوار شہر میں زیر اہتمام جماعت احمدیہ چودوار ۱۱ر جنوری ۱۹۵۹ء کو بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم راج کشور جینا ممبر ڈف ضلع کانگریس کمیٹی تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد شری بنسی دھر نائک کانگریس سیوا دل سالکھا آرگنائزر اور شری کنج بہاری نائک صبھا کانگریس سیوا دل ہر دو مقررین نے جماعت احمدیہ کے اصول پر تقریر فرماتے ہوئے بتایا کہ جہاں تک ہم نے مطالعہ کیا ہے۔ احمدیت کے ذریعہ ہی دنیا میں امن پیدا کرنا ممکن ہو سکے گا۔ اس کے بعد کمیونسٹ یونین کے فنانشل سیکرٹری شری پرمود چرن پٹنائک نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مذہبی تبلیغ سے ہی امن پیدا ہوا کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کا مذہبی تبلیغ کو سرانجام دینا ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے ان کی تقریر کے بعد مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ضرورت مذہب پر اڑلیہ زبان میں تقریر کی۔ اور قرآن وید اور گیتا سے حوالے دیتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں بھی پرماتما نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق مذہب کے ذریعہ امن قائم کرنے کے لئے ہمارے ملک ہندوستان میں اپنا اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ پس ہمیں اُن کی تعلیم پر عمل کر کے اس دُنیا اور اُخروی دنیا میں شانتی حاصل کرنا چاہیئے۔ مبلغ سلسلہ کی تقریر کے بعد صاحب صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس قسم کے جلسوں کے ذریعہ سے ہی عوام میں مذہبی دلچسپی پیدا ہوگی۔ اس وقت سائنس کی بڑھتی ہوئی ترقی میں دنیا خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ اس سے نکلنے اور امن حاصل کرنے کا ذریعہ صرف مذہب ہی نظر آرہا ہے ایسے وقت میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر بڑی خوشی ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ جلسے بار بار ہوتے رہیں گے۔ اس کے بعد معزز سامعین کا شکریہ ادا کیا گیا اس جلسہ کی مختصر کارروائی اڑلیسہ کے روزنامہ اخبار سماج کے دوسرے صفحہ پر ۱۸ر جنوری کو شائع ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شیخ آدم صدر جماعت احمدیہ چودوار اڑلیسہ

جماعت احمدیہ شورت کنہ پورہ میں ایک تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۴ ۳/۵۹ کو جماعت احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ بمقام شورت بر لب سڑک احمدیہ عیدگاہ میں زیر صدارت غلام محمد صاحب پڈر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم غلام محمد صاحب لوگام نے کی محمد عبد اللہ صاحب ڈل صدر جماعت احمدیہ شورت نے کشمیری زبان میں اپنی نظم بر صداقت مسیح موعود علیہ السلام سُنائی۔ بعدہٗ مولوی عبد الرحیم صاحب (سابق مبلغ) نے معراج النبیؐ کے موضوع پر پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ جس میں تاریخی طور پر واقعہ معراج کو پہلے اور اسراء کو بعد کا واقعہ ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ شق صدر کے بعد نبی کریم صلعم کے دل میں سونے کی طشت سے ایمان اور حکمت بھر دینا یہ اس دنیا کی ٹھوس چیزیں نہیں تھیں۔ اسی طرح براق، دودھ، شراب اور پانی بھی آسمانی چیزیں تھیں۔ یہ سب عظیم الشان کشفی نظارے تھے۔ یہ تقریر خاص دلچسپی سے سُنی گئی۔ کیونکہ ان دنوں میں واعظین کشمیر جسمانی معراج پر اس علاقہ میں تقریریں کرتے اور ساتھ ہی ہماری مخالفت بھی کرتے جاتے تھے۔

نماز ظہر پڑھ کر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر کی جس میں خاکسار نے ظہور اسلام کے وقت کی کھلی ضلالت اور موجودہ زمانہ کا نقشہ پیش کر کے ثابت کیا کہ وآخرین منھم کا زمانہ کبھی ضلال مبین کے دور میں ہی نمودار ہوا۔ اور دور اول میں دفاعی رنگ میں سیف و سنان استعمال کرنے پڑے۔ دور ثانی میں قلم سے کام لیا گیا جس کا نتیجہ اسلامی احمدیہ مشنز۔ مساجد۔ مدارس۔ تراجم قرآنی۔ اخبارات۔ رسالہ جات۔ کی فہرستیں پیش کر کے واضح کیا کہ احمدیت کا درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منظور نے وفات حضرت عیسےٰؑ پر مدلل تقریر کی۔ آپ نے کہا حضرت عیسےٰؑ آدمؑ کی طرح بشر تھے تو رہن سہن وغیرہ کے

لئے بھی جو قانون اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کے لئے مقرر کیا وہی حضرت مسیحؑ پر حاوی تھا اسی لئے قرآن مجید میں فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون کا قانون آدمؑ کے لئے مقرر کیا گیا۔ تو حضرت مسیحؑ کا اقرار بھی قرآن مجید میں انہی الفاظ میں والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً ثابت ہے۔ پس کوئی وجہ بھی کی باقی نہیں رہتی ہے۔ اسی طرح نوحؑ سے لے کر سرور کائنات تک سب نبی دجال کے فتنہ کی خبر دیتے آئے۔ مگر دجال کو موسوی سلسلہ کا ایک نبی عیسےٰ ابن مریم مار دینگے تو اس صورت میں سید المرسلینؐ کا کیا کمال ثابت ہوا۔ الغرض سب تقریریں ہی دلچسپی سے سُنی گئیں۔

میز پر لٹریچر رکھا گیا تھا جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کو جو سڑک پر چلتے تھے دیا گیا۔ غیر احمدی اور غیر مسلم بھی تقریریں سنتے رہے۔ اور احمدی حضرات شورت و کنہ پورہ کے علاوہ لوگام۔ پانپور۔ اوگام سے تشریف لائے تھے۔ ہمارا جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار غلام احمد شاہ مبلغ کنہ پورہ کشمیر

برہمو سماج کلکتہ کے جلسہ میں تبلیغ حق

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۵۹ء کو برہمو سماج کلکتہ کی طرف سے اعلیٰ پیمانے پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں دیگر مذاہب کے علماء کو بھی تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔

اسلام کی نمائندگی کے لئے برہمو سماج کے سیکرٹری نے الحاج مولٰنا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خاص طور پر دعوت دی۔ اگرچہ مولٰنا موصوف بیمار اور کمزور تھے تاہم آپ نے تبلیغ حق کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا اور دعوت قبول فرمالی۔ وقت مقررہ پر جناب مولٰنا محمد سلیم صاحب الحاج جناب محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ، مکرم حکیم سید شاہ محمد قاسم صاحب، جناب شمس الدین جنید صاحب اور خاکسار کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی شریک جلسہ ہوئے۔

مولٰنا محمد سلیم صاحب نے دیگر ادیان کے مقابلہ میں اسلام کی عالمگیر تعلیمات' امن و رواداری پیش کیں اور نہایت فاضلانہ رنگ میں ثابت کیا کہ اسلام ہی اقوام عالم کو ایک ہی امن منزل کی طرف لے جانے کی اعلیٰ صلاحیت رکھتا ہے۔ آپ کا دلکش و مسحور کن انداز بیان ایک خاص روحانی کیف پیدا کر رہا تھا۔ اور آپ کی پوری تقریر تحسین و آفرین کی فضا میں پورے صبر و سکون سے سُنی گئی۔ آپ نے مختصر مگر مؤثر رنگ میں احمدیت کے پیغام کو پیش کیا اور فرمایا کہ یہی وہ نظام نو ہے جو عصر حاضر کے تمام تقاضوں کو احسن طریق پورا کر رہا ہے۔ اپنی صدارتی تقریر میں صدر جلسہ نے مولٰنا کی بصیرت افروز تقریر کی پُر زور تعریف کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تمام افراد جماعت سے میری التماس ہے کہ مولٰنا محمد سلیم صاحب کی صحتیابی و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔　　خاکسار محمد نور عالم احمدی ایم اے (بیگو سرائے)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے "ہفتہ سادہ زندگی"

محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی تحریک پر جماعت نے "ہفتہ سادہ زندگی" منایا۔ یہ پروگرام ۲۶ر فروری ۱۹۵۹ء سے شروع ہو کر ۵ر مارچ ۱۹۵۹ء کو آٹھ یوم کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ ہر روز سادہ زندگی کے موضوع پر ۲ خدام دس دس منٹ تقاریر کیا کرتے تھے۔ اس طرح کل ۱۶ خدام و انصار نے اسی ایک واحد موضوع پر تقریریں کیں۔ آخری روز سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت نے خدام کی تقاریر پر تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں سادہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ہمارا کھانا سادہ ہو۔ ہمارا لباس سادہ ہو اور ہمیں ہر کام میں سادگی اختیار کر کے مالی کو بچا کر اشاعت اسلام کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔ ہر روز خدام و انصار کی جلسوں میں کافی حاضری رہی۔

خاکسار بشیر الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

ہندوستان کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے مورخہ ۲۰ ر ۲۲ر فروری کو حسب حالات اپنی اپنی جگہ پورے اہتمام سے یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے منعقد ہوئے جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہو گئیں وہ شائع ہو چکی ہیں۔ اسکے بعد بھی دیگر مقامات میں ایسے جلسوں کے انعقاد کی رپورٹیں موصول ہوتی ہیں مگر افسوس کہ عدم گنجائش کے باعث انکی تفصیلی کارروائی شریک اشاعت نہیں کی جا سکتی جب ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی یہ مبارک تقریب منائی گئی:- جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد۔ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ جماعت احمدیہ شوپیاں (کشمیر) جماعت احمدیہ کوٹیہ (اڑلیسہ) — اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اشاعت دین کی توفیق دے۔

صدقہ عید الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں اُن کا بجا لانا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور بجا نہ لانا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔

چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے تا بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان لوگوں کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ رقم بچ رہے تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ اس رقم کی دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ آج کل قادیان میں غلہ کا کنٹرول ریٹ پونے سولہ روپیہ من ہے۔ اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ایک روپیہ بنتی ہے۔ پس فطرانہ کی پوری شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

عید فنڈ کی کم از کم شرح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے قیمت خرید کے اعتبار سے اس ملک کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ قیمت سے چار گنا زیادہ تھی اُس زمانہ سے احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس چندہ کی شرح بھی زیادہ ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن جماعت کے اکثر دوست کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی عید فنڈ میں ادائیگی نہیں کرتے جس کے نتیجہ میں اس مد میں آمد برائے نام ہو رہی ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں اور حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دے کر ثواب کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور عید کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضور اقدس کی صحت کیلئے دعا و صدقہ

مورخہ ۲/۳/۵۹ کی الفضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حالیہ حادثہ کی رپورٹ ملی۔ نہایت صدمہ و پریشانی ہوئی۔ ٹیلیفون پر افراد جماعت کو اطلاع پہنچائی گئی۔ اور بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا کی گئی۔ اسی دن خاکسار نے ایکسپریس ٹیلیگرام حضور کی صحت کی تازہ رپورٹ کے حصول کی غرض سے ربوہ بھجوایا۔ صدقہ کے لئے چندہ کیا گیا اور افراد جماعت کی رائے کے مطابق مبلغ ۳۰۰/- روپے قادیان مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں دس بکروں کی قربانی کے لئے بھیج دیئے گئے۔

شمس الدین امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

---

* تعبیر کا نتیجہ نہیں جیسا کہ محولہ بالا فقرہ سے مفہوم ظاہر ہوتا ہے پس جس طرح یہ ایک نشان ہے کہ خدا نے درویشوں کو یہاں رکھا اسی طرح یہ بھی نشان ہے کہ اس تعداد کو بھی قدرت ہی نے معین کیا نہ کسی انسان نے لہٰذا اس امر کی اصلاح ہو جانی چاہیئے۔"

پروگرام دورہ چوہدری مبارک علی صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں چوہدری صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔ اس دورہ کے بعد وہ علاقہ مالا بار و مدراس کا دورہ کریں گے جس کی تاریخوں کے تعین کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام
۱	یادگیر	۲۶-۳-۵۹	تیماپور	۲۶-۳-۵۹	۲ یوم
۲	تیماپور	۲۸-۳-۵۹	رائچور	۲۸-۳-۵۹	۱ "
۳	رائچور	۳۰-۳-۵۹	دیودرگ	۳۰-۳-۵۹	۲ "
۴	دیودرگ	۲-۴-۵۹	دھارواڑ	۳-۴-۵۹	۱۰ "
۵	دھارواڑ	۱۴-۴-۵۹	مدراس	۱۴-۴-۵۹	۲ "

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ نمبر ۱۲۶ مورخہ ۲/۳/۵۹ میں بوجہ لقایا بزائد از چھ ماہ منسوخ کر دی ہیں۔ اب تا عدم بحالی کے مطابق ان سے کسی قسم کا چندہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

۱۔ عبد الرحمٰن صاحب بنگال موصی نمبر ۹۷۵۲

۲۔ محمد عزیز صاحب گجراتی قادیان " نمبر ۱۰۷۹۰

۳۔ محمد عبد الرؤف صاحب حیدرآباد نمبر ۱۲۴۲۵

۴۔ سید محمد ایوب صاحب قانونگو آرہ نمبر ۲۸۷۰

۵۔ ضیاء الدین صاحب کیرنگ نمبر ۷۶۹۴ (ان کی درخواست پر منسوخ کی گئی)

۶۔ چوہدری منور علی صاحب۔ نمبر ۱۱۱۷۹ بوجہ عدم تعاون نظام سلسلہ

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

امارت مقامی اور نظارت علیا

یہ دو الگ الگ اور مستقل صیغے ہیں۔ گو امیر مقامی بھی میں ہی ہوں۔ اور نظارت علیا کا ناظر بھی میں ہی ہوں۔ لیکن امارت مقامی کی چٹھیاں "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر اور نظارت علیا کی چٹھیاں "ناظر اعلیٰ قادیان" کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مولوی عبد الرحمٰن فاضل قادیان

ضروری تصحیح

بدر کی گذشتہ اشاعت یعنی مسیح موعود نمبر میں بعض غلطیاں واقع ہو گئی ہیں۔ جن کی تصحیح ضروری ہے۔

(۱) صفحہ نمبر ۱ پر الہامی عبارت اس طرح پر ہے:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کریگا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

(۲) اسی نمبر میں دوسری غلطی جس کی طرف محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نے توجہ دلائی ہے وہ یہ کہ صفحہ ۱۵ کالم نمبر ۲ میں درویشان قادیان کے متعلق لکھا گیا ہے کہ:۔

"اسوقت اگر کچھ پیش نظر تھا تو وہ صرف یہی تھا کہ ہماری اس مقدس بستی قادیان کو تین سو تیرہ دیوانوں کی ضرورت ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں اسوقت کسی نے بھی سوچ سمجھ کر یہ تعداد یہاں نہیں رکھی۔ ہاں کچھ آدمیوں کا یہاں رکھنا ضروری سمجھا گیا مگر یہ بات تو کسی کے بھی ذہن میں نہ تھی کہ یہاں ۳۱۳ افراد رکھے جاویں۔ اور نہ ہی کسی کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت ہے جس طرح دیگر باتیں قدرتی طور پر سوقوع میں آگئیں اسی طرح انکی تعداد بھی قدرتی طور پر اس وقت تک قائم رہ گئی یہ تعداد کسی انسان کی سوچی سمجھی ہوئی *

اعلانات دعا (۱) مکرم منیر الدین احمد صاحب سکندرآباد اپنے گھریلو معاملہ میں سخت پریشان ہیں (۲) مکرم ڈاکٹر بدر الدین صاحب آف بونیہ بعض مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں (۳) محترم سیٹھ غلام قادر صاحب ترقی اپنے لئے اور اپنی اہلیہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں احباب ان سب کی مشکلات و مصائب کے ازالہ کیلئے درد دل سے دعا فرماویں۔ بشیر احمد خان [illegible] قادیان۔

وصایا

وصایا کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۲۲۰ منکہ علیمہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر بائیس ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ساڑھے تین تولہ۔ چوڑیاں طلائی تین تولہ، کانٹے طلائی ڈیڑھ تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی تین عدد ایک تولہ، کل نو تولہ۔ قیمت نو سو پچاس ۹۵۰ روپیہ۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت ایک سو دس ۱۱۰/- روپیہ۔ مہر بذمہ خاوند ایک سو ۱۰۰ روپیہ۔ کل مبلغ گیارہ سو ساٹھ روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز بوقت وفات اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ اڑھائی روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ۔ حصہ آمد کے طور پر ادا کرتی رہوں گی۔ نیز اپنی زندگی میں اگر حصہ جائیداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو اس قدر حصہ جائیداد سے منہا سمجھا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ علیمہ بیگم۔ گواہ شد منظور احمد چیمہ دفتر امور عامہ ۹/۱/۵۸ گواہ شد بشیر احمد گھنٹیالیاں موصی نمبر ۱۰۹۱۴ خاوند موصیہ ۹/۱/۵۸

نمبر ۱۳۲۲۲ منکہ انیسہ بیگم زوجہ رحمت اللہ غوری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ زیورات جو میرے والدین نے مجھے بوقت شادی عطا کئے وہ مجموعی طور پر دس تولہ سونا قیمتی ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ کے ہیں۔ اور جو تحفہ سسرال کی طرف سے مجھے علاوہ بھی مجموعی دس تولہ سونا قیمتی ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اسی طرح جملہ دو ہزار ۲۰۰۰/- روپیہ ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ مبلغ دو ہزار ایک سو روپیہ میرا مہر ہے جو میرے خاوند رحمت اللہ صاحب غوری پر قرض ہے ان کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

۲۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ وہ میری وصیت حصہ جائیداد سے منہا ہوگی۔

۳۔ میری اس وقت ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔ البتہ میں ایک روپیہ ماہوار اپنے شوہر سے لے کر حصہ آمد دیا کروں گی۔ ۴۔ میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مستحق ہوگی۔ الامۃ انیسہ بیگم ۸/۸/۵۸ گواہ شد محمد الیاس احمدی۔ گواہ شد رحمت اللہ غوری خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اسماعیل وکیل پھوپھا موصیہ۔ جو زیور میرے پاس ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ سونے کا کرن پھول ۱/۲ ۱ تولہ۔ چمپا کلی ۱/۲ ۱ تولہ نکلس ۳ تولہ۔ کڑے ۳ تولہ۔ انگوٹھی ۲ عدد ۱/۴ ۱ تولہ (والدین کی طرف سے ملا ہوا) سونے کا چندن ہار ۸ تولہ لاکٹ ایک تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ عدد ایک تولہ (سسرال کی طرف سے ملا ہوا) دستخط انیسہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد رحمت اللہ غوری شوہر موصیہ کارخانہ بیڑی چاند مارک یادگیر ۱۲/۸/۵۸ گواہ شد محمد اسماعیل وکیل یادگیر موصی نمبر ۵۱۸۵ گواہ شد محمد الیاس احمدی کارخانہ بیڑی چاند مارک یادگیر۔

نمبر ۱۳۲۲۳ منکہ رحمت اللہ غوری ولد محمد اسماعیل صاحب غوری قوم غوری پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک علاقہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ صرف پارچہ جات وغیرہ قیمتی جملہ پانچ صد ۵۰۰/- روپیہ کے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

(۲) میری اس وقت ماہوار آمد اندازاً ڈیڑھ سو روپیہ ۱۵۰/- ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کو میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد اس سے زائد ہو جائیگی تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گا

(۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت کی ادا کروں وہ میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کی جائے گی (۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مستحق ہوگی دستخط العبد رحمت اللہ غوری محلہ احمدیہ یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس احمدی کارخانہ چاند مارک بیڑی۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔

نمبر ۱۳۲۲۴ منکہ رشیدہ بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ قوم غوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ زیورات طلائی پندرہ تولہ قیمتی ایک ہزار پانچ سو روپیہ سکہ رائج ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) میری اسوقت کوئی ماہوار آمد نہیں البتہ ایک روپیہ ماہوار میں اپنے والدین سے حاصل کر کے چندہ دیا کروں گی۔ (۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی وہ میری وصیت حصہ جائیداد سے منہا ہوگی (۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ رشیدہ بیگم ۸/۸/۵۸ گواہ شد محمد اسمٰعیل وکیل (والد موصیہ) گواہ شد رحمت اللہ غوری۔ تفصیل زیورات چندن ہار سونے کا ۸ تولہ۔ کرن پھول سونے کا ایک تولہ۔ گلے کا نکلس سونے کا ۲ تولہ۔ لاکٹ سونے کا چھ ماشہ۔ کڑے سونے کے ۱/۲ ۳ تولہ وغیرہ کل ۱۵ تولہ سونا ہوا) الامۃ رشیدہ بیگم محلہ احمدیہ یادگیر۔ گواہ شد احمدی بیگم والدہ موصیہ صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ یادگیر۔ گواہ شد رحمت اللہ غوری۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس احمدی رچاند مارک بیڑی ۸/۸/۵۸)

نمبر ۱۳۲۲۵ منکہ فاطمہ زوجہ مولوی عبدالواحد صاحب درویش قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۷ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند مکرم مولوی عبدالواحد صاحب واجب الادا ہے۔ اسکے علاوہ قریباً ڈیڑھ اشرفی زیور طلائی جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ جس اس کل رقم مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور آمد یا جائیداد ہوئی۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح اگر میں کوئی اور جائیداد غیر منقولہ پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۸ حصہ کی حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کوئی رقم حصہ جائیداد کے حساب میں ادا کر کے رسید خزانہ حاصل کروں گی وہ اس میں سے منہا کردی جائیگی۔ بقلم خود قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ الامۃ فاطمہ بقلم خود ۵/۱۱/۵۷ گواہ شد عبدالواحد بقلم خود خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۲۴۰۲ گواہ شد فخر الدین مالابادی خود وصیت نمبر ۲۶۵۳ ۵/۱۱/۵۸

نمبر ۱۳۲۲۶ منکہ صغریٰ بیگم زوجہ دین محمد شنگی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اور زیور کلپ طلائی ایک تولہ قیمت مبلغ ایک سو آٹھ روپیہ۔ زیور نقرئی چھیاں وزنی سات تولہ قیمتی مبلغ بارہ روپیہ پچیس نئے پیسے۔ کل جائیداد مبلغ ۲۵-۶۲۰ روپے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر کے رسید حاصل کروں تو وہ روپیہ حصہ جائیداد سے منہا کر دیا جائے گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کا حق نہیں ہوگا۔ الامۃ صغریٰ بیگم ۱۰/۵۸ ۵ گواہ شد بقلم خود دین محمد نمبر وصیت ۱۱۶۳۰ ۵/۱۰/۵۸ گواہ شد محمد ابراہیم شیلر وصیت نمبر ۸۳۵ ۵/۱۰/۵۸۔

نمبر ۱۳۲۲۷ منکہ صابرہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب شاد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۷ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے۔ کڑے نقرئی وزنی ۳۲ تولہ قیمتی ۵۶/- روپے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۵/- روپے ہیں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی ماہوار یا سالانہ کوئی آمد ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ بصورت دیگر جو بھی جائیداد میری وفات کے وقت منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ الامۃ نشان انگوٹھا صابرہ بی بی گواہ شد نذیر احمد شاد خاوند موصیہ قادیان ۱۲/۱۱/۵۷ گواہ شد صوفی علی محمد درویش قادیان موصی نمبر ۶۲۵۴ ۱۲/۱۱/۵۷

جملہ مبلغین کے لئے

جملہ مبلغین کو بذریعہ خطوط مفصل ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں کہ وہ اپنے سالانہ بل مرتب کر کے بہر حال ۱۵ راپریل کو پوسٹ کر دیں تاکہ ۲۰ راپریل سے قبل نظارت ہذا کو موصول ہو جائیں اور اپریل کے بل کے ساتھ آڈیٹر کو بھجوائے جا سکیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ولادتیں اور درخواست دعا ۱۱ مارچ ۱۹۵۹ء مطابق یکم رمضان المبارک اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے میرزا احمد خان صاحب کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت و درویشان با صفا قادیان سے عرض ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو صاحب عمر و خادم اسلام و احمدیت بنائے۔ ہر دو زچہ اور بچہ کو بھی اللہ کریم ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ فرمائے۔ (۲) ... ہیں ان کے روزگار کیلئے اور تیسرا ملٹری میں ملازم ہے اسکی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ... غلام محمد خان احمدی ... ڈاکخانہ ... ضلع اسلام آباد کشمیر ... خاکسار ...

خبریں

نئی دہلی ۳۰ رمارچ۔ آج وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں تبت کے متعلق ایک بیان میں بتایا کہ انہیں اس امر کی کوئی اطلاع نہیں کہ تبت میں بھارت کی سرحد کے پاس چینی فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہو گئی ہیں۔ فوجوں کے سینہ اجتماع کا ذکر ایک اپوزیشن ممبر نے اخباری اطلاعات کے حوالہ سے کیا تھا۔ پنڈت نہرو نے کمیونسٹ چین سرکار کے اعلان میں لگائے گئے اس الزام کی پرزور تردید کی کہ تبت کی بغاوت کا مرکز بھارتی شہر کالمپونگ تھا۔ جہاں سے کہ باغیوں کو ہدایات دی جاتی تھیں۔ مسٹر نہرو نے بتایا کہ گزشتہ کچھ مہینوں بلکہ ایک سال کے دوران میں کمیونسٹ چین سرکار نے کالمپونگ کے متعلق بھارت سے کوئی شکایت نہ کی تھی۔ مسٹر نہرو نے چینی سرکار کی اس نکتہ چینی کا کہ تبت کا معاملہ بھارتی پارلیمنٹ میں اٹھایا گیا۔ اور اس پر بحث کی گئی۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہم تمام لوگوں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی اندرونی یا بیرونی طاقت خواہ وہ کوئی ہو ہند پارلیمنٹ کے بحث کرنے کے حق کو محدود نہیں کر سکتی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے کہا کہ واضح رہے کہ پارلیمنٹ کا یہ حق نہایت دانشمندی سے اور نتائج کا خیال کرتے ہوئے استعمال کرنا چاہیئے۔ چند ممبروں نے تجویز ور مانگ کی تھی کہ تبت سے چینی فوجوں کے چنگل سے بچ کر نکلنے والے تبتی لوگوں کو بھارت میں پناہ دی جائے۔ انہیں مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا یہ بات نہیں کہ اس معاملہ میں حکومت کی کوئی پالیسی نہیں بلکہ اس بارہ میں ہماری واضح پالیسی ہے لیکن اسے عملی جامہ پہنانا حالات پر منحصر ہے۔ اس وقت تک تبت سے بھارت میں تبتی لوگوں کا نکاس میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ جب بھی موقعہ آئے گا انفرادی کیسوں یعنی تبتی لوگوں کو پناہ دینے کے معاملہ پر ہر کیس کے محاسن کے اعتبار پر غور ہوگا۔

کالمپونگ ۳۰ رمارچ۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے معتبر حلقوں کی وساطت سے خبر دی ہے کہ تبت کے کل پانچ لاکھ مربع میل علاقہ میں سے ۴۰ سے ۵۰ ہزار مربع میل کا علاقہ باغیوں کے مکمل قبضہ میں ہے۔ یہ علاقہ شمالی مشرقی تبت میں واقع لوڈانگ کے مقام اور جنوب مغربی تبت کے مقام جگمت کل کے مقام کے درمیان واقع ہے۔ ان حلقوں نے بتایا کہ تبتی عوام کی موجودہ بغاوت شروع ہونے سے کافی عرصہ پیشتر کھامپا برادری کے لوگوں نے اس علاقہ کے کئی چھوٹے چھوٹے خطوں پر قبضہ جما رکھا تھا اور ان پر چین کا کوئی کنٹرول نہ تھا۔ اب باغیوں نے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا لیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ پر کمیونسٹ چین کا کوئی عمل دخل نہیں ہے تبت اور چین کو ملانے والی شاہراہ جو باغیوں کے علاقہ میں سے ہو کر گزرتی ہے کاٹ دی گئی ہے۔ اور باغیوں نے چین کے بنائے ہوئے ہوائی اڈوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ رمارچ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج لوک سبھا میں یہ بھی بتایا کہ ۲ سال پیشتر جب وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی یہاں آئے تھے۔ تو انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ تبت ایک خود مختار علاقہ ہے۔ اور چین تبت کو اپنا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ اور تبت کے عوام کے ساتھ خود مختار ممالک جیسا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مسٹر چو این لائی کے اس بیان سے بڑی خوشی ہوئی اور میں نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ اگر ان فیصلوں پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ اور تبتی عوام کو ان فیصلوں سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے تو چین اور تبت کے تعلقات میں بہت کم مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ رمارچ۔ نیری پریس جنرل نے انکشاف کیا ہے کہ نیپال نے بھارت کے سامنے تجویز رکھی ہے کہ بھارت اور نیپال مل کر کمیونسٹ چین سرکار سے اپیل کریں۔ کہ وہ تبت کی موجودہ صورت حال کو پر امن طور پر حل کرے اور تبت کی خود مختاری برقرار رکھی جائے نیپال کو ڈر ہے کہ چونکہ چین سرکار نے اس سے پہلے تبتی عوام کو یقین دہانیاں کی تھیں۔ اس لئے وہ اب اخلاقی اور قانونی طور پر تبت کی خود مختاری کا احترام کرنے کی پابند ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نیپال کی یہ تجویز چین سرکار کے اس حکم کے بعد رکھی گئی ہے کہ تبت میں رہنے والے نیپالی باشندے یا تو خود کو بطور چینی رجسٹرڈ کرائیں یا فی الفور تبت سے نکل جائیں۔

کالمپونگ ۳۰ رمارچ۔ تبت سے آنیوالی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اب اس کی راجدھانی لہاسہ میں کلی سے حالات بالکل پُر سکون ہیں۔ تاہم ماہر عالی کے بازار ابھی طور پر سنسان پڑے ہیں کرنیوالے شخص کے لئے بہت کم دوڑ بھی اور خریدنے والے سودا سلف خریدتے نظر آتے ہیں۔ لہاسہ کے دو بڑے بودھ مستھونا در لہاسہ سے چھ میل دور ایک لڑائی جو جنگ ہو رہی ہے۔ اب اس کی تفاصیل موصول ہو گئی ہیں۔ لہاسہ کے دو بڑے مٹھوں میں تیرہ ہزار بودھ بھکشو موجود تھے۔ جب ان مٹھوں کے باسیوں نے چینی فوجوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ تو چینی توپوں اور ہوائی جہازوں نے مٹھوں پر گولے برسائے۔ اس طرح چینی فوجوں نے مٹھوں میں داخل ہو کر ایک ایک کمرہ میں جنگ لڑ کر باغیوں پر قبضہ پا لیا ہزاروں باغیوں کو لہاسہ سے باہر لے جایا گیا۔ ان میں سے آٹھ ہزار لہاسہ کے باہر نظر بندی کے کیمپ میں ڈال دیئے گئے۔ سیرا کا مٹھ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اور ڈریپونگ کے مٹھ کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔ تبت میں بغاوت کی وجہ سے بھارت کو جس مشکل صورت حالات کا سامنا ہے امریکہ برطانیہ اور پاکستان کی طرف سے اسے مزید پیچیدہ بنانے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔

ماسکو ۳۰ رمارچ۔ ماسکو ریڈیو نے تبت کی صورت حال پر پہلا تبصرہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ یہ واقعات جمہوریہ چین کا خالص اندرونی معاملہ ہیں۔ سامراجی حلقوں نے تبت میں جو سازش کی تھی اس کی ناکامی پر مغربی ممالک خصوصاً امریکہ کی طرف سے آنسو بہائے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے تبت کی صورت حال کے متعلق ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ امریکہ کو تبت میں چین کی بربریت کی موجودگی میں تبت کے باشندوں سے دلی ہمدردی ہے جنہوں نے گورنمنٹ تبت دلوں کی مذہبی اور

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

(بقیہ صفحہ ۲)

ٹھہر جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ اگر وہ نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈالی کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ۔ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھلاؤ۔ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے
سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے آمین ثم آمین۔

الراقم
خاکسار میرزا غلام احمدؐ
(تبلیغ رسالت جلد [illegible])

رمضان المبارک کے فضائل

(بقیہ صفحہ ۶)

الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر۔ یقول من یدعونی فاستجیب ومن یسألنی فاعطیہ۔ من یستغفرنی فاغفرلہ

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب اس کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے دنیا کے آسمان کے قریب آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اس کو اپنے عطیات دوں۔ اور کون ہے۔ جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں مختصر یہ کہ رمضان کے مہینے میں ایسا ماحول دنیا میں پیدا کر دیا جاتا ہے کہ ایک طرف انسان بدیوں کے ارتکاب سے بچ سکتا ہے دوسری طرف خدا تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اور پھر اس مہینے میں دیگر مہینوں سے کئی گنا زیادہ خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش فرماتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ احباب جو رمضان المبارک میں صبغۃ اللہ کے تحت اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگنے کے لئے کوشاں ہیں۔

سیاروں کا مسئلہ

(بقیہ صفحہ ۲)

ولم یعی بخلقھن
وہ مخلوقات کی پیدائش سے تھکا نہیں۔

قدر مشترک غرض عالم تخلیق میں قدرت کے جو اصول کارفرما ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے کروں کی پیدائش میں ابتدائی ذرات" اور ان کے خواص مشترک ہیں۔ ہماری زمین جو ارتقائی دوروں سے گذر کر اس حالت میں پہنچی ہے کہ یہاں کی آب و ہوا اور حرارت وغیرہ بنی نوع انسان کی زندگی کے لئے ممد و معاون ہو گئی ہے اسی طرح دوسرے سیارے بھی یہی منزل طے کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں وہ اگر آج نہیں تو کل انسان کی رہائش کے قابل ہو جائیں گے۔ (باقی)